مُحبت برسا دینا

صائمہ قُریشی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ایکسکیوزمی پلیز..." وہ ویسٹ گیٹ شاپنگ سینٹر سے نکل رہا تھا کہ کسی لڑکی کی آواز پر رک گیا' پلٹ کر دیکھا تو لوگوں کے ہجوم میں چلتی وہ لڑکی یقیناً" اس کو آواز دے رہی تھی۔

"کیا ہوا' یار چل نا' پارکنگ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔" اس کے رکتے ہی فائز نے جھنجلا کر کہا۔

"تو چل یار میں آتا ہوں۔" وہ ایک نظر اس کو دیکھ کر بولا تو وہ آگے بڑھ گیا۔

"پیاری جانے دے نا یار' خواہ مخواہ کیوں..."

"چپ کرنا' اب اتنے دور آکر میں ایسے نہیں جانے دے سکتی ہوں۔" وہ اس رش کو نظرانداز کر کے آگے بڑھ رہی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑے اس کے ساتھ تقریباً" بھاگتی ہوئی صبا نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ اس کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

"یار اگر گڑبڑ ہو گئی نا تو لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ پھر اب کے سارے ایڈونچر کی وہ بینڈ بجے گی نا کہ عقل ٹھکانے آجائے گی۔" صبا نے ایک بار پھر اس کو باز رکھنے کی ناکام کوشش کی۔

"تو اگر چپ رہے گی نا تو کچھ نہیں ہو گا۔" اس نے چلتے چلتے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ تو وہ فقط اس کو گھور کر رہ گئی۔

"ایکسکیوزمی..." اب وہ اس کے قریب پہنچ گئی تھیں۔

"یس میم..." اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگز کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کر کے وہ بولا۔

"اگر آپ رکشا ڈرائیور ہوتے تو اپنے رکشے کے پیچھے کیا لکھواتے؟"

"واٹ؟" وہ بے ساختہ چونک کر بولا۔ اس کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔ پھر مسکرا کر بولا۔ "میں پنکھ لگا کر آیا۔" اس کو یوں ہی مبہوت چھوڑ کر پلٹ گیا۔

"خواہ مخواہ ایک فضول سے سوال کے لیے تم نے نہ صرف اپنا بلکہ میرا بھی وقت ضائع کیا۔" اس کے ساتھ چلتی صبا مسلسل غصے میں بولے جا رہی تھی۔

"کچھ بھی خواہ مخواہ اور فضول نہیں ہے' جواب سنا ہے ان کا... او مائی گاڈ... سو رومانٹک... کاش... کاش ان کے پاس رکشا ہوتا... اور وہ اس پر یہ لکھواتے میرے لیے... اور پھر ہم رکشے میں لونگ ڈرائیو پر جاتے۔" وہ پرجوش انداز میں چلتے بول رہی تھی۔

"بنو رانی خود تو پٹے گی اور ساتھ میرا بھی حشر نشر کروائے گی۔ اس لیے آج کے بعد میں آپ کے کسی ایڈونچر میں آپ کے ساتھ نہیں آنے والی۔" صبا نے اس کو ہری جھنڈی دکھائی اور آگے بڑھ گئی۔

"ارے سنو... سنو تو..." وہ اس کے پیچھے لپکی تو بہت سارے لوگوں نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ لیکن اس کو پروا کب تھی۔

✡ ✡ ✡

"نہیں جانا' کتنی بار کہوں کہ مجھے نہیں جانا۔" اس نے جھنجلائی آواز میں بیڈ پر پریس کیے رکھے گئے کپڑوں کو بنا کسی لحاظ و مروت کے اٹھا کر صوفہ پر پٹخا تھا۔

"لیکن بیٹا... عالیہ نے خاص طور پر تمہیں لانے کو کہا تھا۔" گل ناز بیگم نے ایک اور کوشش کی۔

"آپ نے عالیہ آنٹی کو بتایا نہیں کہ اس طرح شادی سے پہلے لڑکی کا سسرال کے فنکشن اٹینڈ کرنا ہمارا رواج نہیں ہے؟" اس نے شکوہ بھری نظروں سے گل ناز کو دیکھا۔

"لیکن آپی مسئلہ کیا ہے؟ لڑکیاں تو منگنی کے بعد منگیتر سے ملنے' سسرال جانے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں' آپ کی عجیب منطق ہے۔" سبرین اس کے اکھڑے انداز پر حیران ہی تو ہو رہی تھی۔

"دیکھو میری بہن' میں ایک مخصوص وقت سے پہلے نہ تو سسرال کے کسی فنکشن میں جاؤں گی' نہ سسرال میں قدم رکھوں گی اور نہ ہی شاہ زیب سے ملوں گی۔" مومنہ نے ایک بار پھر گلا پھاڑ کر ہزار بار کی کہی بات دہرائی تھی تو سبرین نے حیرت سے اسے

دیکھا۔

"رئیلی! آپ سریسلی ایسا ہی کروگی؟" سبرین کی ایک ایک لفظ میں بے یقینی جھلک رہی تھی۔

"ہاں... بالکل ایسا ہی کروں گی۔" مومنہ پراعتمادی سے بولی۔

"شاہ زیب بھائی سے بالکل بات نہیں کروگی؟" سبرین کو کسی طرح یقین نہ آرہا تھا۔

"اگر وہ کال، ای میل یا میسج وغیرہ پر رابطہ کرنا چاہیں گے تو موسٹ ویلکم... لیکن میں ان کو اور وہ مجھے دیکھ نہیں سکتے۔" مومنہ پرجوش انداز میں بولی تو سبرین کو اس کی دماغی حالت ٹھیک نہیں لگی۔

"تو یہ کیا بات ہوئی بھلا... کال، میسج ہو سکتے ہیں، لیکن ملاقات نہیں۔ عجیب منطق ہے۔" سبرین جھنجلائی تھی۔

"میں ذرا پرانے خیالات کی ہوں۔ انگلینڈ میں رہتی ہوں تو کیا ہوا، میرے خواب، میری زندگی ہیں اور مجھے اس رشتے میں بیسویں صدی کے ٹرینڈ کو اپنانا ہے۔ سو پلیز اب مجھے مجبور نہ کیا جائے اور مجھے میرے خواب پورے کرنے کا موقع دیا جائے۔"

"بیسویں صدی کا ٹرینڈ؟" سبرین ابھی تک ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے جارہی تھی۔

"ہاں نا... خالص ارینج میرج، وہ پردہ کرنا، چھپ چھپ کر باتیں کرنا، وہ سب میرا فیورٹ تھیم ہے۔" مومنہ کے سرمست انداز میں کمی نہ آئی تھی۔

"اف... آپی دماغ کی لسی بنادی ہے۔" سبرین نے سر پیٹ لیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

☼ ☼ ☼

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور آپ کیسے ہیں۔" اچھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ مومنہ موبائل کان سے لگائے شاہ زیب سے باتوں میں مشغول تھی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں اور کیا ہو رہا ہے۔" عام سے انداز میں کچھ ایسا خاص تھا کہ مومنہ مسکرائی تھی۔

"سب شادی پر جانے کی تیاری میں مصروف ہیں..."

"تو تم نہیں آرہی ہو۔" دوسرے لمحے شاہ زیب نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا تھا۔

"ہاں... لیکن جس طرح مما اور سبرین فورس کر رہی ہیں، مجھے لگتا ہے میں زیادہ دیر تک اپنے فیصلے پر قائم نہیں رہ سکوں گی۔" مومنہ نے منہ بسور کر شاہ زیب کو بتایا تو اسپیکر سے ابھرتا اس کا قہقہہ اس کو نروس کر گیا۔

"اور پھر شاید عالیہ آنٹی نے بھی مجھے انوائٹ کیا ہے۔" وہ ایک بار پھر اسی لہجے میں بولی۔

"ہاں امی نے ذکر کیا تھا۔"

"تو آپ نے کیا کہا؟" مومنہ بے ساختہ اس کی بات کاٹ کر پوچھنے لگی۔

"میں نے تو کہا تھا کہ آپ کی مرضی ہے، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" شاہ زیب کا مسکراتا انداز اس کو مشکوک بنا گیا تھا۔

"اپنی مرضی کہنے کی کیا ضرورت تھی، سیدھے سیدھے کہہ دیتے تاکہ نہیں بلائیں، تو اب مجھے اتنا چیخنا نہ پڑتا۔" مومنہ نے ایک بار پھر کہا تو شاہ زیب مسکرانے لگا۔

"میں کہہ تو دیتا لیکن عموماً میں گیسٹ لسٹ میں انوالو بھی نہیں ہوتا ہوں، اس لیے خاموش رہا تھا۔" شاہ زیب نے اپنی عادت کے بارے میں بتایا تو مومنہ نے سرد آہ بھری۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ اب اس چکر میں ہیں کہ اس طرح آپ مجھے دیکھ لیں گے؟" یک لخت ہی مومنہ کے ذہن میں آیا تو دوسرے ہی لمحے وہ شاہ زیب سے پوچھنے لگی۔

"میڈم جی! آپ کو دیکھنے کے لیے مجھے کوئی چکر چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈائریکٹ سامنے آکھڑا ہو سکتا ہوں اور آپ کے چھپنے کے سارے راستے مسدود ہو جائیں گے، لیکن میرے لیے آپ کی خواہش کا احترام مقدم ہے۔" دوسرے پل شاہ زیب کی جذبوں سے گندھی آواز نے مومنہ کو اس کا اسیر

کردیا۔ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ وہ بس سانس روکے اس کو سن رہی تھی۔

"اچھا آپ بتائیں' آپ نے واقعی مجھے نہیں دیکھا ہوا نا؟" مومنہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ متجسس انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں... بہت سال پہلے دیکھا تھا' لیکن شکل و صورت ذہن میں نہیں ہے۔" شاہ زیب نے حقیقت بیان کی۔

"ویسے تمہاری شرط کچھ عجیب و غریب نہیں ہے؟" تو نہ جانے کیوں مومنہ کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ اس سے ملنا چاہتا ہے۔

"عجیب و غریب کیا ہے اس میں۔ بہت سی لڑکیاں ہیں ایسی جن کی مکمل ارینج میرج ہوتی ہے جن کو اپنے والدین کی پسند پر اعتبار ہوتا ہے۔" مومنہ نے اس کو وضاحت بتائی۔

"ہاں معلوم ہے اور ایک ایسی لڑکی کو تو میں بھی جانتا ہوں۔" شاہ زیب نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو یک دم ہی مومنہ لرز گئی۔

"کیا مطلب؟ کون ہے؟"

"ہاہاہا..." دوسرے پل شاہ زیب کے قہقہے نے اس کو خجل کردیا۔

"اتنی جلدی جلنے لگیں۔" اب وہ اس کو چھیڑنے لگا تھا۔

"جی نہیں' میں نہیں جلتی۔" وہ بحث کرنے لگی تھی۔

"ہاں تب ہی ایک دم سے فکر لاحق ہوگئی کہ کون ہے۔

مجھے اب تو بس چاند رات کا انتظار ہے۔" شاہ زیب نے گہرا سانس لیا۔

"ہاں جی انتظار فرمائیے... اب چاند رات کو دو' دو چاند نکلیں گے۔" مومنہ مسخرے انداز میں بولی۔

"ہا... اخاہ... عجیب زندگی ہے' لوگ شادی کا انتظار کرتے ہیں اور ہم چاند رات کا..." شاہ زیب نے سرد آہ بھری تو مومنہ کھلکھلا کر ہنسی اور دوسرے پل "بائے" بول کر فون بند کردیا۔

☼ ☼ ☼

"پیاری فار گاڈ سیک... کیوں اپنا میرا وقت برباد کررہی ہو؟" وہ دونوں ایک بار پھر مشن پر نکلی تھیں' تو صبا مسلسل اسے لتاڑے جارہی تھی۔

"یار... تم تو چپ کرو۔ خواہ مخواہ ظالم سماج بنی پھر رہی ہو۔"

تم جانتی ہو نا چارمنگ پرسنالٹی اور دلکش انداز میری کمزوری ہیں' اب یہ محبت ہے یا عشق... معلوم نہیں..." وہ اپنے آگے چلتی بی ایم ڈبلیو کو اوورٹیک کرتے ہوئے بولی تو صبا نے چونک کر اسے دیکھا۔

"یار یہاں ہی پارک کردیں نا مجھ سے زیادہ چلا نہیں جائے گا۔" صبا نے گاڑی کو پارکنگ ایریا میں داخل ہوتے دیکھا تو بے بسی سے اپنی ہائی ہیل کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کار پارک کرنے کے لیے ریسٹورنٹ سے تھوڑی دور جگہ ڈھونڈنے لگی۔

"گاڑی پارک کرنے کے لیے جگہ کی پسندیدگی نہیں' بس جگہ درکار ہونا ضروری ہوتا ہے مائی ڈیئر۔" وہ ریسٹورنٹ سے اچھے خاصے فاصلے پر گاڑی پارک کرکے بولی۔

"چلو اب..." دوسرے پل وہ اگنیشن سے چابی نکال کر تحکم بھرے لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی۔ تو چاروناچار صبا کو اس کے ساتھ چلنا پڑا... وہ اب دھڑکتے دل کے ساتھ ریسٹورنٹ کی جانب قدم بڑھا رہی تھی' جبکہ صبا اپنی ہائی ہیل کی وجہ سے لڑکھڑاتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

"یہاں کی کیا خاص بات ہے؟" فائز نے دو کرسیوں والی میز کی طرف اشارہ کیا تو شاہ زیب نے طائرانہ نگاہ سے ریسٹورنٹ کو دیکھا اور فائز سے استفسار کرتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں کی مسالا فش بہت مشہور ہے۔" شاہ زیب کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے لگا تو فائز نے اسے بتایا۔

"تم مجھے یہاں مسالا فش کھلانے کے لیے لائے ہو؟" شاہ زیب نے متعجب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"ویسے ہے تو چھوٹی جگہ' لیکن ماحول کافی دلکش ہے یہاں کا۔" شاہ زیب نے چھوٹے سے ریسٹورنٹ "کبابش" کی خواب ناک سیٹنگ کو دیکھا تو بے اختیار تعریفی کلمات ادا کیے۔ جبکہ فائزویٹر کی طرف متوجہ تھا جو ٹیبل پر پانی کی بوتل' گلاسز اور پلیٹس کے ساتھ ساتھ 'مختلف قسم کی ساس اور سلاد کی پلیٹ رکھ رہا تھا اور دوسرے لمحے ان کے نام کے ساتھ آرڈر لینے لگا۔

"یار چل نا... کیا کر رہی ہے؟" وہ عجلت میں "کبابش" کے مین انٹرنس پر کھڑی تھی' جبکہ صبا اپنی ہائی ہیلز میں بمشکل چلتی اس سے کافی فاصلے پر تھی۔

"تم چلی جاؤ' میں آجاؤں گی۔" صبا نے اس کی جھنجلاہٹ پر پھولے سانس کے ساتھ کہا تو وہ جیسے اسی انتظار میں تھی' یک لخت ہی اندر داخل ہو گئی اور اب وہ کاؤنٹر سے ذرا فاصلے پر کھڑی صبا کے انتظار کے ساتھ ساتھ کھوجتی نظروں سے "کبابش" کے چھوٹے سے ہال میں لگے ٹیبلز پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف لوگوں کو دیکھنے لگی۔

"پیاری تم کو پورا یقین ہے نا وہ یہاں ہی آئے ہیں؟ مجھے تو نہیں نظر نہیں آرہے ہیں' خواہ مخواہ وقت ضائع اور پیٹرول بھی..." وہ کچھ نہ بولی تو صبا اب قدرے اکتاہٹ سے اس کو سنانے لگی تھی۔

"یہاں میری جان پر بنی ہے اور تم پیٹرول کا رونا رونے لگی ہو۔" پیاری نے قہر آلود نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"جان پر خود ہی بنا رکھی ہے نا' سیدھے سیدھے سامنے جا کر کہو کہ... "یہ دل آپ کا ہوا" لیکن نہ جی تم نے تو ابھی ڈرامے کرنے ہیں۔ اچھی بھلی فلم کا ستیاناس کر دیا۔" اب کے صبا بھی تپ کر بولی۔ ووڈن بار (Wooden bar) کی دوسری طرف کا ماحول نہایت فسوں خیز تھا۔ ونڈو کے پاس دو کرسیوں کے ٹیبل پر ایک لڑکا بیٹھا موبائل ہاتھ میں پکڑے اس پر مصروف تھا' اس کے سامنے خالی پلیٹیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ کھانا کھا چکا ہے۔ صبا نے تاسف بھری نظروں سے پیاری کو دیکھا۔

"مجھے کیا پتا تھا کہ یہ اطلاع جھوٹی ہو گی..." وہ بے دلی سے کرسی پر ڈھے گئی۔

"اب میں ایسے خالی پیٹ یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی..." صبا نے جھک کر پاؤں میں پہنی چپل کو اتار کر سائڈ پر رکھا اور اس سے مخاطب ہوئی جو کبابش کے ماحول کو انتہائی بے دلی سے دیکھ رہی تھی' اس کے چہرے پر پھیلی بے زاریت کو بھانپتے ہوئے کہا تو یک لخت ہی اس کے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ کو صبا نے حیرت سے دیکھا۔ پل بھر میں اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ مزید شوخ ہو چکی تھی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں کھانا تو کھا کر ہی جائیں گے۔" دوسرے پل پیاری نے اس ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک لڑکا بیٹھا موبائل پر مصروف تھا۔ اب وہاں ایک اور لڑکے کا اضافہ ہو چکا تھا۔

"اگر آج تمہاری اطلاع جھوٹی ہوتی نا تو..." صبا اس کے آسودہ چہرے کی طرف دیکھ کر بولتے بولتے رکی تھی۔ کیونکہ ویٹر اب ان کا کھانا سرو کرنے لگا تھا۔ پیاز' ٹماٹر' لیموں کے درمیان بھاپ اڑاتی مسالا فش نے اس کی بھوک میں کئی گنا اضافہ کیا تھا۔ وہ دونوں کھانے کے بعد اپنی باتوں میں مصروف تھے۔ اور صبا اور پیاری بھی مصروف ہو گئیں... پیاری وقتاً' فوقتاً' ان کے ٹیبل کی طرف نگاہیں جمالیتی جس پر صبا مسلسل اس کو ٹوک رہی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی ہم یہاں آئے کیوں ہیں..." صبا نے آخری ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تو پیاری نے کندھے اچکائے۔

"کیا مطلب؟" اس کے ان تاثرات پر صبا نے غصیلی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"مطلب... کا تو مجھے مطلب نہیں پتا... لیکن خوشی بہت ہو رہی ہے اس کو سامنے دیکھ کر..." وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ اور شاید اس کی نظروں کی ہی

تپش تھی کہ اسی لمحے شاہ زیب نے بھی اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی سی پہچان کی شائبہ پیاری کی دھڑکن کو بے ترتیب کرنے کے لیے کافی تھی۔ یک لخت ہی اس نے نظریں ہٹالی تھیں اور شاہ زیب بھی پرسوچ انداز میں رخ موڑ گیا تھا۔ اور ذہن میں اس کو یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ اور پھر اچانک ہی اسے یاد آگیا تھا کہ ویسٹ گیٹ شاپنگ سینٹر میں ٹکرانے والی لڑکی یہی تھی۔ اور اس نے اس کے رکشے والے سوال کو انجوائے کیا تھا۔ آج پھر اس کو یہاں دیکھ کر اس کو حیرت ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ مکمل طور پر فائز کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

"نہ ملاقات کی نہ بات..... عجیب محبت ہے بھئی..." صبا اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

"وہ محبت ہی کیا جو عجیب نہ ہو....." وہ ایک بار پھر شاہ زیب کو دیکھ کر بولی تو صبا نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا۔

"نہیں، نہیں یار میں بل پے کر دیتا ہوں...." دوسرے لمحے وہ شاہ زیب اور فائز کی تکرار کی طرف متوجہ ہوئی تھیں۔

"نہیں یار لایا میں ہوں یہاں تو بل بھی میں ہی پے کرتا ہوں نا...." فائز نے شاہ زیب کی آفر کو رد کرتے ہوئے والٹ نکالا۔

"ارے نہیں یار کوئی مسئلہ نہیں..... میں نے پے کیے یا تم نے ایک ہی بات ہے نا۔" شاہ زیب نے ایک بار پھر اصرار کیا۔

"میم آپ کا بل۔" ویٹر کے آجانے پر وہ دونوں چونکی تھیں۔ ان کی "میں بل پے کروں گا تم رہنے دو۔" کی تکرار جاری تھی۔ پیاری نے اپنے بل کو دیکھا اور پھر صبا کو۔ جو بیگ اٹھانے کے لیے تیار تھی۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ تو بل کا پیپر ہاتھ میں پکڑے کاؤنٹر پر جانے کے بجائے پیاری ان کے ٹیبل کی طرف بڑھی تو صبا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اگر اتنا ہی شوق ہے بل پے کرنے کا تو یہ بل پے کر دیں...." وہ اپنا بل شاہ زیب کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔ تو لمحہ بھر میں صبا بوکھلا گئی اور اس کی طرف بڑھی۔ لیکن وہ دونوں بھی بھونچکا ہو کر اسے دیکھنے لگے۔ لیکن بل ٹیبل پر رکھ کر وہ واپس پلٹ چکی تھی۔

"اینڈ یائے داد دے.... اگر آپ کوئی سبزی ہوتے تو کون سی ہوتے؟" شاہ زیب ابھی تک نارمل نہ ہوا تھا سچویشن کو سمجھ ہی نہ پایا تھا کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی تھی۔ صبا نے تو باقاعدہ اپنا سر پیٹ لیا تھا جبکہ فائز مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیسی توری...." وہ مسکرایا تھا۔ اس نے چونک کر اسے دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بے وقوفی کرتی صبا نے اس کو جالیا اور دوسرے لمحے اس کو وہاں سے باہر لے آئی.... جبکہ وہ اب سرشار انداز میں اس کے ساتھ چل رہی تھی.... اور شاہ زیب اور فائز.... یوں لگ رہا تھا جیسے کھانا تو ایک ٹیبل پر کھایا لیکن بل اپنا اپنا دیا۔

☆ ☆ ☆

"ویسے آپی آپ نے غلطی کی ہے۔ اتنے زبردست فنکشنز تھے مہندی اور شادی کے۔ بہت مزا آیا۔" سبرین ابھی ابھی شادی سے لوٹی تھی۔ اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی میک اپ ریموو کر رہی تھی کہ مومنہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے آئینے میں جھانکتے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ پرجوش آواز میں اس کو احساس دلانے لگی تھی کہ اس نے شادی اٹینڈ نہ کر کے غلطی کی ہے۔

"میں نے کوئی غلطی نہیں کی.... اور ویسے بھی اس تھوڑی سی انجوائے منٹ کے لیے میں اپنے خوابوں کی قربانی نہیں دے سکتی....." وہ اپنی بات پر قائم تھی۔

"شاہ زیب بھائی بہت پیارے لگ رہے تھے۔" سبرین نے اس کو ولیمے پر جانے کا لالچ دیا۔

"اچھا.... ہم بھی تو کسی سے کم نہیں....." وہ اترائی تھی۔

"اف او آپی آپ پر تو کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ پرانے وقتوں میں بھی تو چھپ چھپ کر ایک دوسرے کو دیکھ لیتے تھے نا۔" سبرین اب صحیح معنوں میں جھنجلا رہی تھی۔

"دیکھتے ہوں گے مجھے کیا پتا۔۔۔" مومنہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے لاپرواہی سے اس کی بات کی تائید کی تھی۔

"تو کیا آپ کا دل نہیں کرتا شاہ زیب بھائی کو دیکھنے کا؟ چھپ چھپ کر۔۔۔" سبرین ابھی تک اس کی اس بات کو سمجھ نہ پائی تھی۔

"اور کیا شاہ زیب بھائی نے بھی نہیں کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں؟" سبرین اس کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی۔

"جو انسان آپ کی معمولی سی خواہش کا احترام نہیں کر سکتا وہ زندگی بھر کیا ساتھ نبھائے گا۔" مومنہ مسکرائی تھی۔

"کیا مطلب؟۔۔۔" سبرین واقعی اس کی بات نہ سمجھی تھی۔

"ارے انہوں نے زندگی بھر ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ تو میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جب تک شادی نہیں ہو جاتی ملاقات پر پابندی ہے۔ اب اگر وہ میری یہ خواہش نہ پوری کر سکیں تو اپنا اعتبار کھو دیں گے۔۔۔" مومنہ انتہائی غیر سنجیدگی سے اس کو بتا رہی تھی۔

"حد ہے آپی۔۔۔ دنیا کو تو چھوڑو آپ تو خود ہی ظالم سماج کا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔"

"کچھ تو رحم کرو۔۔۔" سبرین اس کے انداز سے عاجز آچکی تھی۔

"تم فکر نہ کرو جانی۔۔۔ ہم سب سنبھال لیں گے۔" مومنہ فلمی انداز میں بولی۔

"کیا میرا پوچھا تھا؟" مومنہ بیڈ پر پڑے ڈائجسٹ کو اٹھا کر اس کے صفحے پلٹتے ہوئے بظاہر انتہائی عام سے انداز میں اس سے پوچھنے لگی تھی۔ لیکن یہ وہی جانتی تھی کہ اس کے اندر کس قدر کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

"کس نے؟" سبرین نے چونک کر اس کے مصروف انداز کو دیکھا تھا۔

"کسی نے بھی نہیں۔۔۔" وہ قہر آلود نظروں سے اس کو گھور کر ڈائجسٹ کے مطالعہ میں مصروف ہو گئی اور سبرین ایک گہری نگاہ اس کے چہرے پر ڈال کر دوبارہ آئینے کی طرف مڑ گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

"اس کے بارے میں، میں تمہیں کیا بتاؤں، کہاں سے شروع کروں؟ بس اتنا سمجھ لو اس جیسا میں نے آج تک کوئی دیکھا ہی نہیں، کبھی وہ معصوم ہے، تو کبھی شیطان، کبھی پاگل ہے تو کبھی جینیئس ہے، کبھی غصے سے بہت ڈانٹ دیتا ہے تو کبھی الٹے سیدھے چہرے بنا کر ہنسا دیتا ہے۔ کبھی کبھی بچوں سے بھی زیادہ ضدی ہے تو کبھی کبھی ایک پیارا سا ساتھی۔ وہ کیا ہے اور کیا نہیں، میں کبھی بھی شبدوں میں اسے ڈھال نہیں پاتی۔ پر پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ۔۔۔ اب اس کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گی۔"

"دل تو پاگل ہے۔۔۔ او مائی گاڈ۔۔۔ پیاری قسم سے آئی ول کل یو۔۔۔" صبا اپنے بے ساختہ قہقہے پر قابو پاتے ہوئے چیونگم چباتی اپنے ازلی الھڑپن سے اس کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی مزے سے مسکرا رہی تھی۔

"تو پتا چل گیا نا وہ کیسا ہے؟" وہ فرضی کالر جھاڑ کر شاہانہ انداز میں آداب بجا لاتی، اس سے پوچھ رہی تھی۔

"اُفف۔۔۔ کتنی فلمی ہو نا۔۔۔ اتنا سب یاد کیسے رہتا ہے؟"

"او ہیلو میڈم زیادہ ایمپریس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آخری لائن میرے اپنے دل کی آواز ہے۔" وہ مصنوعی غصے سے اسے گھورتے ہوئے اس کو بتانے لگی تھی۔

صبا کو اپنی کزن کے لیے پھول اور گفٹ لینے تھے، اس لیے وہ دونوں گفٹ شاپ آئے تھے۔

"یار تھکا دیا تم نے تو۔۔۔" تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے کی

مغز کھپائی کے بعد بالآخر صبا کو گفٹ پسند آ ہی گیا تھا۔ جو اس کے بجٹ اور اس کی کزن کی پرسنالٹی کے عین مطابق تھا۔ وہ دونوں اب گاڑی میں آ کر بیٹھی تھیں۔

"سوری یار کیا کروں بہت اسپیشل اور تھوڑی ماڈرن کزن ہے میری۔ آسانی سے کوئی چیز پسند نہیں کرتی ہے اور ہمیشہ برینڈڈ چیزیں لیتی ہے۔ پہلے تو میں اس کو گفٹ واؤچر دے دیتی تھی' اب کی بار سوچا کچھ لے کر دوں اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ بیگ اس کو پسند آئے گا۔" صبا نے اس کو اس خواری کی اصل وجہ بتائی تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"چلو بھئی یار اب جلدی سے پھول بھی سلیکٹ کرلینا۔" پیاری بصد اصرار صبا کو ہٹو وبچ لے کر آئی تھی۔

"ہاں پھول لینے میں تو اتنی دیر نہیں لگے گی۔" صبا مسکرا کر بولی اور وہ دونوں فلاور شاپ سے اندر چلی گئیں۔ صبا پھول سلیکٹ کرنے لگی۔ جبکہ وہ اس پھولوں کی وادی میں گھومنے لگی۔ رنگ برنگ پھول' بہت سی قسم کے پھولوں نے اس کی ساری توجہ سمیٹ رکھی تھی۔ خراماں خراماں چلتی وہ پھولوں کی نرم و نازک پتیوں کو چھوتی جارہی تھی۔ وائٹ للیز' سفید' گلابی' پیلا گلاب' بُکے۔ اک خواہش نے انگڑائی لی کہ کاش یہ پھول اس پر نچھاور کیے جائیں۔ ابھی وہ صرف ایک حصے میں ہی گھومی تھی کہ صبا ہاتھ میں مختلف قسم کے پھولوں کا بُکے پکڑے اس کو ڈھونڈتی ہوئی اس تک پہنچی تھی۔

"تم نے جھوٹ بولا تھا نا....." پیاری پھولوں میں محو تھی کہ صبا کی شکایتی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب' کون سا جھوٹ؟" اس نے نا سمجھ آنے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آؤ ادھر....." صبا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ لیے ایک دوسری رو (Row) کی طرف بڑھی' جہاں لگے پھولوں نے اس کو مزید خوشی سے دوچار کیا تھا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"وہ کون ہے؟" صبا نے رو کے آخری سرے کی طرف اشارہ کیا' جہاں باسکٹ میں گلاب کے پھولوں کے ڈھیر سارے "بُکے" کے ساتھ اورینج للیز کا بنچ پکڑے شاہ زیب مزید پھولوں کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ پیاری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا دل تھاما تھا۔ اور چہرے پر دلکش مسکراہٹ اس کے دل کی کیفیت کو صاف ظاہر کررہی تھی۔ "قسم سے مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ یہاں ہیں۔" وہ صبا کی مشکوک نظروں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

"مجھے یقین نہیں....." صبا نے اس کے یک لخت تبدیل ہوتے موڈ کو گہری نظر سے دیکھا۔ "خدا کی قسم یہ ایک حسین اتفاق ہے۔" اس کا انگ انگ اس لمحے مسکراتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔ مسکرا کر صبا کو اپنی لاعلمی کا یقین دلانے لگی۔ لیکن وہ ابھی تک بے یقین تھی۔

"کیا خیال ہے؟ مسٹر کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا جائے؟" پیاری نے آنکھ دبا کر صبا کو دیکھا تھا۔

"مرنے کا ارادہ ہے کیا؟" وہ اسے باز رکھنے لگی۔

"محبت میں مرجانے کو ہی جینا کہتے ہیں۔" پیاری ڈائیلاگ مارتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تو صبا نے بے اختیار اپنا سر پیٹ لیا۔

"ہیلو....." اس نے شیلف میں لگے پھولوں میں سے سرخ پھولوں کا بنچ اٹھایا تھا اور اس کے پاس آکر رکی تھی۔

"او ہیلو....." وہ یک دم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا تھا اور پل بھر میں ہی اس کے چہرے کا احاطہ کرتی مسکراہٹ نے اس پر واضح کردیا کہ اس نے پہچان لیا ہے۔

"اگر میں اپنا ہاتھ آپ کے سامنے رکھوں اور کہوں کہ اس پر ایک لفظ لکھیں تو وہ ایک لفظ کون سا ہوگا؟" اس نے سوال کرتے ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔ تو وہ دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کوٹ میں لگا پین نکالنے لگا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور صبا کے چہرے پر الجھن تھی۔ دوسرے لمحے وہ اس کے پھیلائے ہاتھ پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں اس کی جھکی نظروں کو دیکھ رہی تھیں۔ وہ لکھ کر اپنے پھولوں کو

اٹھا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

"دیکھو... دیکھو کیا لکھا ہے؟" وہ ہپناٹائز ہو چکی تھی، صبا ان کے درمیان کے کوئی پانچ، چھ فٹ کے فاصلے کو ایک ہی جست میں پار کر کے مومنہ کے پاس آکھڑی ہوئی اور اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔ جو دنیا جہان سے بے گانہ انداز میں کھڑی پھولوں کو بازو میں دبوچ کر سینے سے لگائے ہاتھ کو تھامے کھڑی تھی کہ اس کی آمد پر چونکی اور ہاتھ کی انگلیوں پر اس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتی ہتھیلی پر جگمگاتے اس لفظ کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"محبت..." یہ وہ لفظ تھا جو اب اس کو چونکا رہا تھا۔

"اہم... اہم... لگتا ہے آگ دونوں طرف برابر لگی ہے۔" صبا نے اس کے جگمگاتے چہرے پر ابھرتی چند الجھن آمیز لکیروں کو بغور دیکھ کر کہا۔

"تم گاڑی تک چلو' میں بل پے کر کے آتی ہوں۔ کیا یہ پھول لینے ہیں؟" صبا نے اس کو گاڑی کی طرف چلنے کا کہا اور اس کے ہاتھ میں پکڑے بوکے کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ پے منٹ کر دے گی۔

"لینے نہیں دینے تھے۔ لیکن اب دیر ہو گئی ہے۔" وہ پھول واپس شیلف میں رکھتے ہوئے قدرے سنجیدگی سے بولی اور ایک بار پھر اپنی ہتھیلی کو نہایت غور سے دیکھا اور مٹھی بھینچ لی۔

"جلدی آنا..." ایک نظر صبا کو دیکھ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گئی اور صبا پھولوں کی پے منٹ کے لیے کاؤنٹر کی طرف چلی گئی۔

☼ ☼ ☼

"کیا ہوا ہے؟" صبا واپس آئی تو وہ گم صم سی بیٹھی دونوں ہاتھ گود میں رکھے نظریں ہتھیلی پر چسپاں "محبت" پر جمی تھیں۔

"نہ جانے کیوں شک ہو رہا ہے۔" وہ اس کی طرف دیکھے بنا بولی۔

"شک؟ کیا مطلب... کیسا شک؟" صبا واقعتاً حیران ہوئی تھی۔ "مجھے اس لفظ کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ جانتے تھے کہ یہ ہتھیلی کس کی ہے۔" مومنہ نے اپنی ہتھیلی پر لکھے لفظ "محبت" کو اپنی پوروں سے چھوتے ہوئے اپنے خدشات کو الفاظ دیے۔

"کیا مطلب... کیسے؟" صبا بھی اب چونکی تھی۔

"اگر ہم کڑیاں ملائیں نا... "میں پنکھ لگا کر آیا۔" یہ میرا فیورٹ جملہ ہے تو یہ انہوں نے کسی انجان کو کیوں کہا؟ "دیسی توری" مجھے پسند نہیں ہے اور مجھے دیسی توری کہتے ہیں۔ میرے پرانے خیالات کی وجہ سے... ایک انجان لڑکی کو وہ یہ کیوں کہیں گے؟ مومنہ کڑیاں ملا رہی تھی اور صبا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"لگتا ہے تمہاری مکمل "ارینج میرج" "لو میرج" میں بدلنے لگی ہے۔" صبا کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

"اور تم کو تو خوش ہونا چاہیے کہ تم نے اپنی خواہش پوری کر لی۔ اب آپ سب سے کہہ سکو گی کہ تمہاری بھی "لو میرج" ہوئی۔" صبا اب اس کو تنگ کرنے لگی تھی۔

"یار عجیب تماشا ہے۔" وہ جھنجلائی تھی۔

"کیا ہوا؟" صبا نے متعجب نظروں سے اس کی الجھن کو دیکھا تھا۔
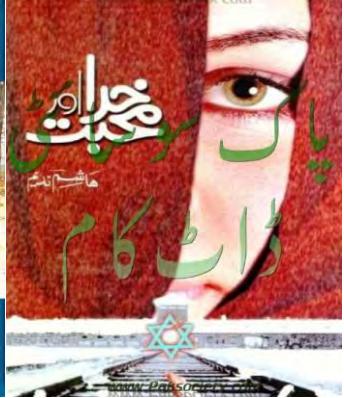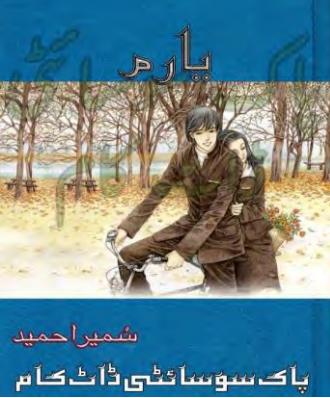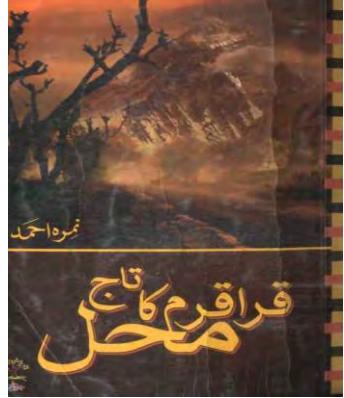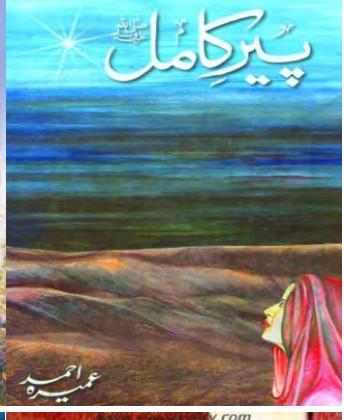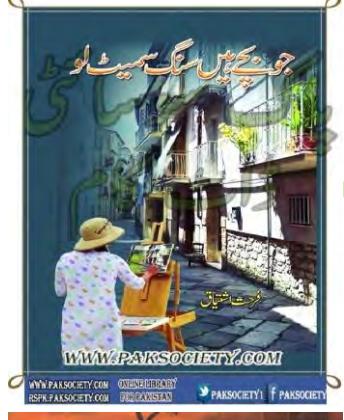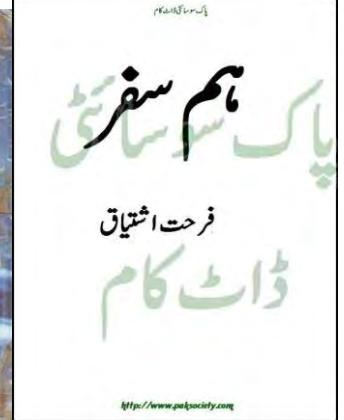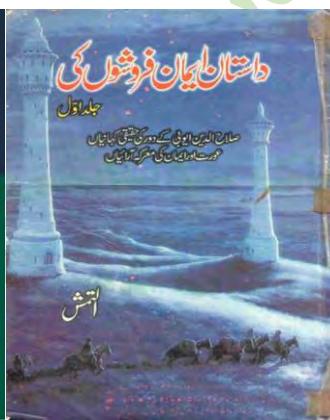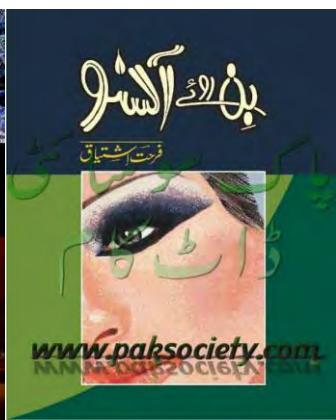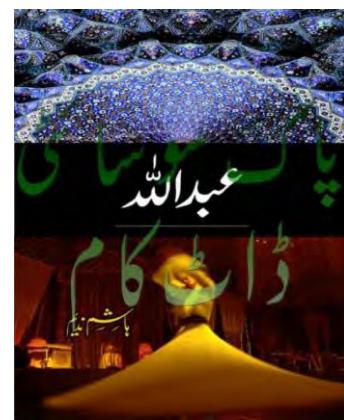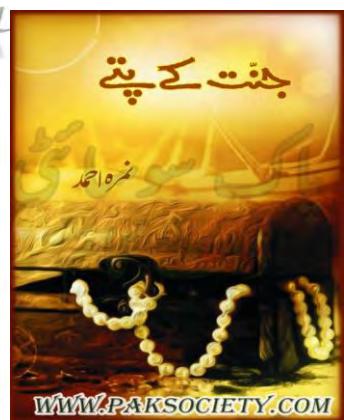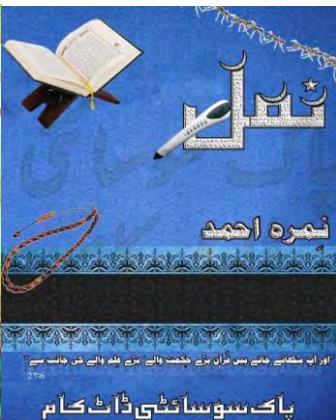
"اچھی بھلی ارینج میرج ہو رہی تھی۔ خواہ مخواہ ہی اس محبت کے چکر میں پڑ گئی۔ شادی کے بعد پیار بھی ہو ہی جاتا ہے... اور..."

"اور اگر شادی کے بعد نہ ہو تو دو' چار بچوں کے بعد تو لازمی ہو جاتا ہے۔" صبا نے اس کی بات کاٹ کر شریر انداز میں اس کو چھیڑا تھا۔

"دفع ہو جاؤ بدتمیز عورت..." مومنہ بلش ہوئی' اس کو ڈانٹنے لگی تھی۔

"ہاہاہا... صبا کا قہقہہ گاڑی میں گونجا۔ "ویسے میں سوچ رہی ہوں کہ جب شاہ زیب کو پتا چلے گا کہ جگہ جگہ ان سے ٹکرانے والی اور اوٹ پٹانگ سوال پوچھنے والی درحقیقت ان کی منگیتر ہے تو ان کا ری ایکشن کیا ہو گا؟" صبا نے ایک بار پھر اس کے ہوش اڑائے تھے۔

"یار... مجھے بھی تو اب یہ ہی ٹینشن ہو رہی ہے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

لیکن تم تو جانتی ہو نا میرے اس طرح ان سے ٹکرانے کے پیچھے ان کو آزمانا یا کسی قسم کا افیئر چلانا نہیں تھا۔ یہ سب محض میں اپنی خواہش پوری کر رہی تھی۔"
مومنہ نہ جانے کیوں گھبرا رہی تھی اور اب صبا کو گواہی کے لیے تیار کر رہی تھی۔
"ڈونٹ وری... اگر تم کو ایسی کسی بے یقینی کی سچویشن کا سامنا کرنا پڑا تو میں حاضر ہو جاؤں گی۔" صبا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو تسلی دی۔ اور گاڑی سے اتر کر دونوں گھر میں داخل ہو گئیں۔

☆ ☆ ☆

رمضان کا چاند نظر آ گیا تھا اور شیطان کو قید کر دیا گیا تھا۔ برکتوں، رحمتوں کا مہینہ ایک سکون کی بھی علامت ہے۔ رمضان کے مبارک مہینے کا آغاز بھی بہت سے عہد باندھ کر کیا گیا۔ وہ بھی دل لگا کر عبادتوں میں مصروف ہونے لگی تھی۔ نماز، تراویح، تسبیح اور بہت سی عبادتیں، جو اللہ تعالیٰ کو مزید مہربان کرے۔ وہ مشغول تھی۔ سحری تو گل ناز بیگم خود بناتی تھیں، لیکن افطاری کی تیاری مومنہ اور سبرین کے ذمہ تھی۔
دن گزرتے جا رہے تھے اور الحمدللہ رمضان بھی اب اپنے اختتام کی طرف گامزن تھا۔ اس سارے عرصے میں مومنہ کی شاہ زیب سے کوئی بات نہ ہوئی تھی اور یہ بھی اسی کی ایک خواہش کا حصہ تھا کہ اب چاند رات کو ہی ملاقات ہو گی۔ آخری عشرہ شروع ہو چکا تھا۔ دونوں بہنوں کو جہاں اپنی اپنی عیدی کا انتظار تھا وہاں خود بھی عید کے کپڑوں کے لیے شاپنگ کرنے کے پلان بنانے لگیں۔
"آپی جان..." مومنہ افطاری کی تیاری میں مصروف تھی۔ پکوڑوں کے لیے پالک اور پیاز کاٹ رہی تھی کہ سبرین کچن میں داخل ہوئی، تو اس کے پکارنے پر مومنہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔
"آپ کے لیے ایک بہت زبردست نیوز ہے۔" سبرین نے شریر نظروں سے اسے دیکھا۔ "کیا مطلب، کیسی نیوز..." وہ کچن ٹاول سے ہاتھ صاف کرنے لگی تھی۔
"عالیہ آنٹی کی کال آئی ہے کہ شاہ زیب بھائی کی خواہش ہے کہ چاند رات کو آپ دونوں کا نکاح کیا جائے۔" سبرین نے بالا خر نیوز بریک کر ہی دی۔
"واٹ..." سبرین کی توقع کے عین مطابق مومنہ کے ہوش اڑ گئے۔
"چاند رات پر نکاح... مطلب تین دن بعد؟" مومنہ کو یقین نہ آ رہا تھا۔
"جی بالکل... غالباً" تین دن ہی بنتے ہیں۔" سبرین ابھی تک اس کی اڑی رنگت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔
"بندہ صلاح ہی مار لیتا ہے۔" مومنہ ابھی تک یقین نہ کر پائی تھی۔
"ہو سکتا ہے شاہ زیب بھائی نے سوچا ہو، شیر کا شکار کرتے ہیں، صلاح مارنے کو چھوڑو۔"
سبرین آنکھ کا کونا دبا کر اس کو زچ کرتی ہوئی بولی۔
"بکواس مت کرو... تم ذرا یہ پکوڑے اس میں ڈالو... میں آتی ہوں۔" سبرین کا جواب سنے بغیر وہ کچن سے نکل گئی تھی تو چارو ناچار سبرین کو اب پکوڑے بنانے پڑے۔

☆ ☆ ☆

"اُف... ایک بار اٹھا لیں... ایک بار تو اٹھا لیں... پلیز فون تو اٹھا لیں۔" وہ بار بار اس کا نمبر ڈائل کرتی، ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی تھی، لیکن وہ تھا کہ اس تک اس کی آواز ہی نہ پہنچ رہی تھی۔
"آپ نے اچھا نہیں کیا۔ بہت بڑی ناانصافی ہے یہ..." جب کافی مرتبہ کال کرنے کے بعد وہ ناکام ہوئی تو شاہ زیب کی طرف ٹیکسٹ میسج سینڈ کر دیا۔
"ہیلو صبا... یار بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے۔" اس کو میسج سینڈ کر کے مومنہ اب صبا سے بات کرنے لگی تھی۔
"کیا ہوا ہے؟" ادھر صبا بھی افطاری میں مصروف تھی کہ اس کی متفکر آواز پر چونک کر پوچھا۔

"موصوف نے چاند رات کو نکاح کی فرمائش کر ڈالی ہے۔" مومنہ کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس خبر سے خوش ہے کہ پریشان....

"نہیں کیا؟ رئیلی....؟" صبا کو بھی یقین نہ آیا تھا۔

"ہاں نا...." مومنہ نے تصدیق کر دی۔

"ہائے اللہ میں نے تو عام سا سوٹ سلوایا تھا' اب کہاں ٹائم ہے مزید شاپنگ کا۔" صبا نے تو اس کی فکر اور ٹینشن کو کوئی اہمیت ہی نہ دی۔

"تمہیں اپنی شاپنگ کی فکر ہے؟" مومنہ کا خونخوار لہجے میں کیے گئے سوال پر صبا حیران ہوئی تھی۔

"ہاں تو اب اور کس چیز کی فکر ہے؟ بھئی انوائٹ تو کرو گی نا؟" صبا الماری سے گلاس نکال کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے یک دم رک گئی تھی۔

"تمہیں میری ٹینشن کی تو کوئی پروا ہی نہیں ہے نا۔" مومنہ نے دانت پیس کر کہا۔

"تم کو کس بات کی ٹینشن ہے؟" صبا کی حیران کن آواز نے مومنہ کو سٹپٹا دیا۔

"ایک عجیب سی شرمندگی نے آگھیرا ہے۔ شاہ زیب اگر سمجھ گئے ہیں تو کیا سوچ رہے ہوں گے۔" مومنہ اب الجھن کا شکار ہو رہی تھی۔

"ارے یار کوئی بات نہیں' ٹی یو نٹیو.... اور یہ تو وہ بھی جانتے ہیں نا کہ تمہارا مقصد کوئی غلط نہ تھا اور دن میں ہم کتنی بار کتنے ہی لوگوں سے ٹکرا جاتے ہیں' دو پل رک کر ان سے بات بھی کر لیتے ہیں۔ تم خواہ مخواہ ہی ٹینشن لے رہی ہو۔" صبا نے اس کو تسلی دی تھی۔

"ہوں.... کہہ تو صحیح رہی ہو' لیکن...." مومنہ ابھی تک تذبذب کا شکار تھی۔ "لیکن کو چھوڑو اور ملن کے گیت گاؤ۔" صبا نے اس کو چھیڑا تھا۔

"اچھا افطاری کا ٹائم ہو رہا ہے۔ تو اب تمہارے نکاح پر ملاقات ہو گی۔" صبا نے ایک بار پھر اس کو چھیڑا اور اس نے مسکرا کر اللہ حافظ بول کر فون بند کر دیا اور اب دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی ہتھیلی کو دیکھنے لگی۔ جہاں ابھی تک محبت کا لمس باقی تھا.... بلکہ دن بہ دن گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ سبرین سے لی گئی مہندی کی کون سے تین دن وہ اس لفظ کو مزید گہرا کر دیا کرتی رہی تھی۔ ارادہ شاہ زیب سے ملاقات تک اس لمس کو برقرار رکھنے کا تھا۔ لیکن اب.... وہ.... اس کی طرف سے اس اعلان پر حیران تھی۔

"اب صرف چاند رات کا انتظار ہے.... اور یہ ناانصافی نہیں محبت ہے' صرف محبت۔" وہ افطاری کے لیے کچن کی طرف بڑھی تھی کہ موبائل پر شاہ زیب کی طرف سے آنے لگے میسج نے اس کی دھڑکنوں کو منتشر کر دیا۔ وہ مسکرائی تھی۔ نہایت دلکش مسکراہٹ کے ساتھ وہ باہر نکل گئی۔ ہاں اب اس کو بھی "چاند رات" کا انتظار کرنا تھا۔

☼ ☼ ☼

انتیسواں روزہ شروع ہو چکا تھا۔ تین دن پہلے سبرین نے جو نیوز بریک کی تھی ان تین دنوں میں ہوتی ہلچل' تیاری اور چھیڑ چھاڑ نے اس کے سچ ہونے پر مہر ثبت کر دی تھی۔ وہ بے چین و مضطرب انداز میں ادھر ادھر گھوم پھر رہی تھی۔ دماغ کہتا تھا کہ ایک دن اور مل جائے اس انجانی سی شرمندگی کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار کرنے کے لیے اور دل تھا کہ.... چاند رات کے انتظار میں مسلسل دعائیں مانگ رہا تھا۔

"تم ایسا کرو یہ سموسے تل دو' میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں۔" مومنہ نہ جانے کیوں جھنجلا کر بولی تو سبرین "کھی کھی" کرنے لگی۔

"بڑی جلدی ہے تیار ہونے کی۔" وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"جی نہیں.... پہلے چاند تو نظر آنے دو.... اور افطاری تو ہونے دو۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"آپ کا چاند تو شاہ زیب بھائی کے آنے کے بعد ہی نظر آئے گا نا۔" سبرین نے بڑی گہری نظر سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں ہاں تو اور کیا...." مومنہ نے اس کو گھور کر ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"ویسے کیا خیال ہے تمہیں بھی نہ چاند دکھا دیا

جائے؟" اب کے مومنہ نے بھی شرارت کی تھی۔

"ارے آپا جان ہم تو چاند دیکھتے ہی رہتے ہیں نا۔ اصلی "عید کا چاند" تو آپ کا ہو گا نا۔" سبرین کہاں باز آنے والی تھی ' یک دم وار کیا تھا۔

"درست فرمایا۔" مومنہ نے مسکرا کر اس کی بات کی تائید کی تھی۔ اور پھر وہ رات چاند رات بن گئی۔ انتیس روزے کی افطاری کے بعد شوال کے چاند کا اعلان ہو گیا تھا۔ کل عید تھی۔ صبا بھی آگئی تھی صبا اور سبرین اس کی تیاری میں مدد کے ساتھ ساتھ اس کو مزید نروس کیے جا رہی تھیں۔

شاہ زیب اپنی فیملی کے ساتھ مومنہ کی عیدی اور مٹھائی کے ٹوکرے اور پھول لیے وارد ہو چکے تھے۔

مومنہ گرین اسٹائلش فراک زیب تن کیے ' نفاست سے کیے گئے میک اپ اور جدید انداز میں بالوں کو سیٹ کیے سادگی کے باوجود نہایت دلکش لگ رہی تھی۔ دونوں کلائیاں چوڑیوں سے بھری تھیں۔ ہاتھوں پر مہندی سے خوب صورت ڈیزائن صبا کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہے تھے۔ خوب ہلا گلا تھا۔ مومنہ پر ریڈ کلر کی بڑی سے نہایت نفیس چادر ڈالی گئی 'کیونکہ مولوی صاحب حاضر ہو رہے تھے۔

"نکاح کی اجازت ہے۔" مولوی صاحب نے پوچھا تو اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔ اور پھر اگلے چند لمحوں میں وہ "مومنہ شاہ زیب" بن گئی۔ ہر طرف مبارک باد کا شور بلند ہوا۔

"سنو... شاہ زیب نے ملاقات کا کہا ہے۔" صبا نے اس کو سرگوشی میں بتایا تو اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

"نہیں یار... رہنے دو..." وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"صدقے جاؤں اب انکار کی کوئی صورت نہیں ہے۔" صبا نے اپنا ہاتھ چھڑا کر اسے زچ کیا تھا۔

"مگر وہ..." مومنہ صحیح معنوں میں اب گھبرا رہی تھی۔

"ہر لڑکی پر یہ وقت آتا ہے میری جان..." صبا نے اس کا مذاق اڑایا۔

"دفع ہو جاؤ..." مومنہ نے اپنی پوزیشن کا خیال کیے بنا دانت پیس کر اسے ڈانٹا تھا 'تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی اور... پھر... وہ گھڑی آگئی تھی جس نے پچھلے تین دن سے اس کا خون سکھا رکھا تھا۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ شاہ زیب کمرے میں داخل ہوا۔ قدموں کی آواز پل پل اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اس کی دھڑکنیں شور مچائے جا رہی تھیں۔ ہاتھ ٹھنڈے یخ ہو چکے تھے۔ جسم ٹھنڈے پسینوں میں ڈوبا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"السلام علیکم..." وہ بولی تو تھی 'لب بھی ملے تھے 'لیکن آواز کہیں اندر ہی دب کر رہ گئی تھی۔ شاہ زیب زیر لب مسکرا رہا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔ "اچھی لگ رہی ہو۔" اس کے جھکے سر کے باوجود شاہ زیب نے تعریف کی تو دوسرے پل یک لخت مومنہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ شاہ زیب کی نظر اس کے ہاتھ پر جمی تھیں۔ اس کے ماتھے پر پر سوچ لکیریں ابھری... تو اس نے مومنہ کو دیکھا۔

"او... ہو..." اس کی او ہو... خاصی معنی خیز تھی۔ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر مہندی سے لکھے گئے لفظ محبت کو وہ پہچان چکا تھا۔

"تم... تھیں وہ..." وہ نظریں اس پر جمائے پوچھنے لگا تو اس کے ہاتھ میں مومنہ کا ہاتھ لرزہ تھا۔

"و... وہ... مم... میں... نہیں..." مومنہ کا رنگ فق ہونے لگا تھا۔

"ہاہاہا..." دوسرے پل شاہ زیب کا قہقہہ اس کو چونکا گیا۔

"آپ کو پتا تھا نا کہ میں ہوں۔" اس کے تاثرات نے مومنہ کے ڈر کو زائل کر دیا تھا۔

"نہیں... بس شک تھا..." شاہ زیب صاف گوئی سے بولا۔

"مطلب میرا شک صحیح تھا۔" مومنہ ایک دم اپنی پرانی جون میں واپس پلٹی تھی۔

"کون سا شک؟" شاہ زیب نے حیرت سے اس کو

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

دیکھا۔
"یہ ہی کہ آپ کو پتا ہے کہ جو لڑکی آپ سے سوال پوچھتی ہے وہ میں ہوں۔" مومنہ نے اپنے شک کی وضاحت کی۔
"نہیں مجھے صرف ایک دفعہ خیال آیا تھا کہ شاید تم ہو.... لیکن پھر.... اپنے ہی خیال کو جھٹک دیا تھا۔" شاہ زیب ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس کو وضاحت دینے لگا تھا۔
"اچھا...." شاہ زیب نے اس کی ہتھیلی پر لکھے لفظ کو اپنی پور سے چھوا تو وہ نروس ہونے لگی۔
"چاند رات پر نکاح.... یہ تو طے نہیں ہوا تھا۔" مومنہ اپنا ہاتھ کھینچ کر شکایتی انداز میں بولی۔
"میں نے سوچا پہلی بار ملیں گے تو ملن ادھورا نہ ہو...." وہ گمبھیر لہجے میں اس کو نظروں کے حصار میں لے کر بولا۔
"کیا مطلب...." مومنہ نے اسے گھورا تھا۔
"ویسے میرا پہلی کا چاند تو "چودھویں کے چاند" کو بھی مات دے رہا ہے۔" شاہ زیب نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی چوڑیوں کو چھیڑا تھا۔ مومنہ یک دم ہی سرخ پڑ گئی۔
"جی نہیں...." اب کے وہ ہاتھ چھڑا نہ پائی۔
"محبت برسا دینا تو.... ساون آیا ہے۔" اس سے پہلے کہ مومنہ کچھ کہتی شاہ زیب کے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے آواز آنے لگی۔ اس نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا۔ ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کو نروس کرنے کے لیے کافی تھی۔
"تیرے اور میرے ملنے کا موسم آیا ہے۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑانا چاہ رہی تھی کہ گانے کے بول اس کی دھڑکنوں کو مزید بے لگام کرنے لگے۔
"سب سے چھپا کے تجھے سینے سے لگانا ہے۔" اس سے پہلے کہ یہ گانا مزید چلتا مومنہ نے دوسرے ہاتھ سے اس کا موبائل چھین لیا۔ جبکہ شاہ زیب نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور نظریں اس کی جھکی نظروں اور سرخ چہرے پر جمی تھیں۔
"کیا یہ تمہارا خواب نہیں تھا۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔
"جی نہیں...." وہ انکار کر رہی تھی۔
"میری طرف دیکھ کر کہو...." وہ بضد ہوا۔
"ارے.... ارے.... رکو تو...." وہ اپنا ہاتھ چھڑانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ دوسرے پل وہاں سے بھاگی۔ شاہ زیب نے اسے پکارا، دروازے تک پہنچ کر اس نے پلٹ کر دیکھا۔
"چاند رات کی مبارک تو دینے دیتی نا۔" شاہ زیب منہ بسور کر کہہ رہا تھا۔
"مبارک پہنچ گئی آپ کی طرف سے...." وہ واپس پلٹ گئی۔
"اچھا سنو تو نا...." وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔
"ہمت ہے تو کل رخصتی کروالیں اور سناتے رہنا ساری عمر...." وہ بے دھیانی میں بہت کچھ کہہ گئی تھی۔ شاہ زیب کے قہقہے نے اس کو احساس دلا دیا تھا کہ اس کی فرمائش کیا ہے۔
"عید مبارک جاناں.... رخصتی بھی کروالیتے ہیں۔" شاہ زیب ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا۔
"نہیں نہیں...." وہ چلائی تھی۔
"اب آپ کی خواہش ہماری بھی خواہش...." اس سے پہلے کہ شاہ زیب کوئی شرارت کرتا، وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔
"عید مبارک" بھاگتے ہوئے زیر لب بولی.... اور مسکراتی ہوئی سب کے درمیان جا بیٹھی۔
چاند رات پر ہی ان کی "عید" ہو گئی تھی۔

☼ ☼